اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار
مہینے میں دو بار

نمبر ۱۴ جلد ۱۰

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنے

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے ایڈیٹر: قاضی محمد ظہور الدین اکمل

یکم جولائی ۱۹۳۶ء — ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

فہرست مضامین

نظم	ص ۲
ہندوستانی عورتوں کی رفتار ترقی ..	۳/۷
درس القرآن	۷/۱۱
مختلف باتیں	۱۱/۱۳
انصاف کی قیمت بیٹی کا سہاگ۔	۱۳/۱۵
مٹی بطور علاج۔ واقعات و حوادث	۱۵/۲۰
متفرقات، وصیتیں۔	۲۱/۲۳
پھول	ص ۲۴

آغا عبد الرحیم صاحب شبلی بی کام۔
فرمودہ حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
مولانا مولوی عبد الوہاب صاحب عمر۔

انصارِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

فقر کو فخر سمجھتے تھے شہِ ہر دو سرا،
یہ وہ شے ہے کہ ہے سرمایہ اربابِ یقیں

کئی دن آلِ محمدؐ کو گذر جاتے تھے
نمک و آب نہ ملتا تھا کجا نانِ جویں

ایک دن حاضر خدمت ہوا مہماں کوئی
فرطِ عُسرت سے خجل ہونے لگے سَروَرِ دیںؐ

گئے بیت الشرفِ خاص میں اس کی خاطر
جاکے دیکھا تو بجز آب کوئی چیز نہیں

اِک صحابی جو وہاں معشرِ انصار سے تھے
اُنکی جانب ہوئے اِسطرح مخاطب شہِ دیںؐ

جاؤ تم اس کی ضیافت کا سر انجام کرو
کہیں ایسا نہ ہو محروم پھرے یہ مسکیں

عرض کی اے شہِ دیں اَنْتَ بِاُمِّیْ وَ اَبِیْ
مجھ کو ارشاد کی تعمیل میں کچھ عذر نہیں

جانب خانہ غرض لے کے چلے مہماں کو
تھے مگر اپنی غریبی کے تصوّر سے حزیں

جاکے بی بی سے کہا لاؤ جو حاضر ہے طعام
منفعل ہو کے یہ کہنے لگی وہ پردہ نشیں

کچھ غذا تھوڑی سی موجود ہی بچّوں کیلئے
ایک ٹکڑا بھی نہیں اسکے سوا گھر میں کہیں

بولے بچّوں کو تو بہلا کے سُلا دو اسوقت
مکرمتِ ضیف کی ہے دینِ متیں کا آئیں

الغرض لائے جو کچھ گھر میں تھا پیشِ مہماں
خود بھی کھانے کیلئے بیٹھ گئے اُسکے قریں

تھی مگر سخت یہ مشکل کہ وہ مقدارِ قلیل
ایک ہی شخص کو کافی تھی زیادہ کو نہیں

پہلے خاموش کیا اُٹھ کے بہانے سے چراغ
تا نہ ہو دیکھ کے مجوب وہ مردِ مسکیں

لبِ دنداں کو کچھ اس طرح سے دی پھر جنبش
کہ ہو آواز سے مہمان کو شرکت کا یقین

ہو چکا سیر تو مہمان نے لی راہ اپنی!
سو رہے رات کو بھوکے ہی سب اس گھر کے مکیں

صبح کو حاضرِ دربارِ رسالتؐ ہوئے جب
ہو کے خوش اُنسے فرمانے لگے سرورِ دیںؐ

لیکر اُترے ہیں ابھی وحی خداوند جلیل
رات کے واقعہ کی مدح میں جبریل امینؑ

تنگدستی میں دکھائی ہے جو شانِ ”ایثار“
حشر تک کیوں نہ سراہے تمہیں قرآن میں

وُہ بھی کیا بندۂِ مقبول تھے اللہ اللہ
جنکو ٹھیرائے خدا موردِ مدح و تحسیں

(صوفی)

112

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۶ء

ہندوستان میں عورتوں کی رفتار ترقی

اعداد وشمار کے لحاظ سے ظاہر ہے کہ اگرچہ جنگ کے بعد عورتوں نے ہر شعبہ میں کافی ترقی کی ہے۔ لیکن اس رو کا دائرہ عمل صرف شہروں تک محدود رہا ہے۔ ابھی آبادی کا قریباً چھیاسی فیصدی حصہ جو دیہاتوں میں آباد ہے۔ نئی تحریکات سے بہرہ ور نہیں ہوا۔ ہم اس مضمون میں عورتوں کی رفتار ترقی بیان کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے:۔

۱۔ رفتار صحت۔

۲۔ معاشرتی حالت۔

۳۔ تعلیمی ترقی

۴۔ صنعت وحرفت میں عورتوں کا حصہ

پہلے ہم رفتار صحت کو لیتے ہیں۔

ہندوستان کی رفتار اموات دیگر تمام ملکوں سے زیادہ ہے۔ چنانچہ یہاں ہر سال قریباً پچاس لاکھ آدمی ایسی بیماریوں سے مرتے ہیں جن کا انسداد ہوسکتا ہے۔

اسکے علاوہ بیس فیصدی آدمی ایسے ہیں جو ناکافی اور ناقص غذا ملنے کیوجہ سے بالکل ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ وہ گویا مرتے نہیں تو زندہ درگور ضرور کہلاتے ہیں؛

رفتار اموات کا سب سے اندوہناک پہلو یہ ہے۔ کہ اس میں زیادہ تر عورتوں اور بچوں کی فوتیدگی شامل ہے۔ چنانچہ ہر سال ۱/۵ بچے ایک سال کی عمر پہنچنے سے پہلے ہی لقمۂ اجل ہو جاتے ہیں۔ اور جو باقی بچتے ہیں انمیں سے پچاس فیصدی کمانے کی عمر سے پہلے ہی راہی عدم ہو جاتے ہیں؛

بچوں کی فوتیدگی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کی اچھی طرح سے دیکھ بھال نہیں کی جاتی۔ اکثر لڑکیوں کی نوعمری میں ہی شادی کر دی جاتی ہے۔ اور وہ بوجہ جاہل ہونے کے ماں بننے کی اہل نہیں ہوتیں۔ ان کو پرورش اولاد آتی ہی نہیں۔ مثلاً وہ جس وقت بچہ روئے دودھ پلانا شروع کر دیتی ہیں۔ یا نیند [illegible]

افیون کا استعمال کرتی ہیں۔ حالانکہ یہ طریق سخت ضرر رساں ہیں۔ اور ان کے روکنے کے لیئے ہر ممکن تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ جبتک کسی لڑکی کو ماں بننے کا علم نہ سکھایا جائے۔ وہ شادی نہ کرے ؛

عورتوں کی رفتارِ ممات کا یہ حال ہے۔ کہ وہ مردوں کی تعداد سے بہت کم ہیں۔ چنانچہ ایکہزار مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی تعداد مختلف عمر میں مندرجہ ذیل ہے :۔

عمر	۵-۱۰	۱۰-۲۰	۲۰-۳۰
عورتوں کی تعداد	۹۹۸	۸۶۹	۱۰۲۲

عمر	۳۰-۴۰	۴۰-۵۰
عورتوں کی تعداد	۹۰۵	۹۰۲
عمر	۵۰-۶۰	۶۰ سے اوپر
عورتوں کی تعداد	۹۲۶	۱۰۴۹

یہ نقشہ نہایت دلچسپ ہے۔ اور حفظانِ صحت کی افسوسناک کیفیت کو بیان کرنے کیلیئے اس کی تشریح ضروری ہے ؛

دس سال کی عمر تک ایک ہزار بچوں کے مقابلہ میں لڑکیوں کی تعداد صرف ۹۹۸ ہے۔ اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے۔ کہ لڑکیوں کی پیدائش کو بعض گھرانوں میں مذموم خیال کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے قدرتی طور پر لڑکیاں پیدا ہی کم ہوتی ہوں لیکن اس میں بھی کوئی شبہ کی گنجائیش نہیں۔ کہ اکثر گھروں میں تاحال راجپوتی شان پائی جاتی ہے۔ جو پیدا ہوتے ہی لڑکیوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیتے تھے۔ اگرچہ یہ رسم قانوناً تو اب منع ہوگئی ہے۔ لیکن بالفعل موجود ہے۔ اور وہ اس طرح کہ لڑکیوں کی خاطرخواہ پرورش نہیں کی جاتی بیٹی اکثر پُرانے دیہاتوں میں دیکھا ہے۔ کہ جب لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ تو بڑی بوڑھیاں اُس کو نہایت لاپرواہی سے ایک کونے میں ڈال دیتی ہیں۔ اور پھر ہفتوں اس موضوع پر بحث ہوتی ہے کہ نگوڑی ہمارے گھر کیوں پیدا ہوئی۔ وہ تو کوئی قدرتی حفاظت ہوتی ہے۔ کہ لڑکی بچ جاتی ہے۔ ورنہ عورتیں اُن کا صفایا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتیں۔ ممکن ہے اس کی یہ وجہ ہو، کہ لڑکیوں کی غورو پرداخت پر لڑکوں سے زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ اور دوسرے اُن کی شادیوں پر ایک کثیر رقم صرف کرنی پڑتی ہے۔ اور تیسرے خاندان کی بُوڑھیوں کو حرص ہوتی ہے کہ اگر لڑکا ہوتا۔ تو وہ بڑا ہوکر کماتا کھِلاتا۔ لیکن اِس لڑکی کو تو بہرحال ہم سے خرچ لینا ہے۔

دس سے بیس سال کی عمر تک کی عورتیں مردوں کے مقابلہ میں بقدر ۱۳۱ کم ہوتی ہیں اسکی وجہ ظاہر ہے۔ کہ لڑکیوں کی صغرسنی میں ہی شادی کردیجاتی ہے۔ اور چونکہ ابھی اُن کے قواء شادی کا بار سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتے۔ اور اُن کی نشوونما بھی خاطرخواہ نہیں ہُوئی ہوتی۔ اِس لیئے وہ اس عمر میں نہایت بے کسی کی

حالت میں مرجاتی ہیں۔ چنانچہ مردم شماری کا سپرنٹنڈنٹ بڑودہ لکھتا ہے۔ کہ "بہت سی بچہ پرور عورتیں شادی کے بستر سے جنازہ کی چارپائی پر چلی جاتی ہیں۔ فقدانِ قوت۔ تپ دق اور حمل کی بیماریاں اُن کو تباہ حال کر دیتی ہیں"

بیس۲۰ برس کی عمر کے بعد عورتوں کی تعداد مردوں سے کچھ بڑھ جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو عورتیں بچہ پروری کے ابتدائی زمانہ سے بچکر نکل آتی ہیں۔ وہ پھر اس عمر میں زندہ رہتی ہیں۔ دوسرے اس عمر میں بوجہ کثرت کار مرد کمزور ہو کر مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے اُن کی تعداد میں کچھ کمی واقع ہو جاتی ہے ؛

تیس سے چالیس برس کی عمر میں عورتوں کی تعداد پھر کم ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ خیال کی جاتی ہے۔ کہ اس عمر میں پردہ اپنا اثر دکھانا شروع کر دیتا ہے۔ پردہ سے مُراد وہ حجاب نہیں جو ہر شریف بی بی کو کرنا لازمی ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ماحول ہے جس میں ایک شہری عورت کو بند ہو کر رہنا پڑتا ہے۔ مثلاً تنگ و تاریک مکان، سُورج نکلنے کے بعد اور ڈوبنے سے پہلے عورتوں کے لئے باہر نکلنے کا کوئی امکان نہ ہونا وغیرہ۔ اِس سے عورتوں کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ اور وہ جلد مرجاتی ہیں۔

چالیس۴۰ سال کی عمر کے بعد عورتوں کی تعداد مردوں سے کافی کم ہو جاتی ہے۔ اِس عمر میں وہ عورتیں مرنا شروع ہو جاتی ہیں، جو بچہ پروری کے زمانہ سے محفوظ ہو کر بچ گئی تھیں۔ لیکن ابتدائی اثرات ابھی تک قائم تھے۔ اور اندر ہی اندر سُلگ رہے تھے۔ پھر اس عمر میں بعض عورتوں کے ہاں جڑواں بچے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ جس کا اثر صحت پر بہت ہی ناگوار ہوتا ہے ؛

جو عورت پچاس یا ساٹھ برس سے تجاوز کر جائے۔ وہ پھر بقول کسے "کبھی نہیں مرتی"۔ چنانچہ اکثر گھروں میں بڑی بوڑھیاں موجود ہیں۔ جو امتداد زمانہ کے باوجود زندہ رہ رہی ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ زمانہ محنت وغیرہ کا نہیں ہوتا۔ کچھ تھوڑا بہت کھاتے کو مل جاتا ہے۔ اور وہ بہ آرام زندگی بسر کرتی ہیں۔ دُوسرے وہ بچہ پروری کے زمانہ سے اَب کوسوں دُور ہوتی ہیں۔ اِس لئے اُن کو کچھ نہیں ہوتا۔ دراصل بچہ پروری ہی ایک ایسی مصیبت ہے۔ جو عورت کی زندگی کو تباہ کر دیتی ہے۔ اور اسکی اوسط عمر مردوں سے بھی نصف رہ جاتی ہے؛

بہر حال اُوپر کے بیان سے ظاہر ہے کہ عورتیں بہت کثرت سے مرتی ہیں۔ اور اور اُن کی اُوسط عمر دُنیا بھر کے ممالک سے بہت کم ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل اعداد شمار متعلقہ ۱۹۲ء سے مترشح ہوتا ہے :-

نام ملک	اوسط عمر
آسٹریلیا-	۶۴ ، ۵۸
ڈنمارک -	۹ ، ۵۷
انگلستان-	۳۸ ، ۵۲
فرانس-	۱۳ ، ۴۹
جرمنی	۲۳ ، ۴۸
ہالینڈ	۴ ، ۵۳
ہندوستان	**۳۱ ، ۲۳**
اطالیہ	۸۳ ، ۴۴
جاپان	۸۵ ، ۴۴
ناروے	۷۲ ، ۵۷
سویڈن	۹۸ ، ۶۵
متحدہ امریکہ	۵۴ ، ۵۲

گویا یہاں کی عورتیں اوسطاً صرف ۲۳ برس زندہ رہتی ہیں۔ اس کی وجہ زیادہ تر بچہ پروری کا بوجھ ہے۔ بچہ پروری تو الگ رہی جس ماحول میں یہ زمانہ کاٹنا پڑتا ہے، وہ اور بھی رُوح فرسا ہے۔ مثلاً حفظان صحت کی کمی۔ طبی ضروریات کا فقدان۔ سند یافتہ دائیوں کا دستیاب نہ ہونا۔ یا اُن کی خدمات حاصل کرنے کے اہل نہ ہونا۔ وغیرہ دیہاتوں میں دیکھا گیا ہے۔ کہ اکثر زچہ گان کے پاس کوئی دائی نہیں ہوتی۔ خاندان کی بوڑھیاں ہی اِس خدمت کو سرانجام دیتی ہیں۔ اور چونکہ اُن کے ہاتھ صاف نہیں ہوتے۔ اور نہ وُہ اکتشافات عصریہ سے روشناس ہوتی ہیں۔ اِس لئے نتائج نہایت خوفناک ہوتے ہیں۔ زچہ گان کو خاطر خواہ آرام بھی میسر نہیں ہوتا۔ اکثر سُنا ہے۔ کہ اِدھر بچہ جنا اور اُدھر چکّی پیسنے لگ گئے۔ اِسکو گاؤں کی بہادری، جرأت اور طاقت پر محمول کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اِس کے نتائج خوشگوار نہیں ہوتے۔ جو عورتیں زچگی کے ایّام بہ آرام نہیں گذارتیں، اُن کی عمریں بہت کم ہو جاتی ہیں ۔

پھر دیہاتوں میں زنانہ ہسپتال اور ڈسپنسریاں بھی موجود نہیں ہیں۔ جو ہیں بھی وہ بوجہ روپیہ کی کمی کے خستہ حال میں ہیں اور اُنہیں جدید طرز کے آلہ جات نہیں ہیں۔ اِس وقت ہندوستان میں صرف ۹۶ زنانہ ہسپتال اور ۳۴ ڈسپنسریاں ہیں جو مشن کے ماتحت کام کر رہی ہیں۔ باقی سرکاری شفاخانے ہیں۔ لیکن اُن کی حالت اچھّی نہیں۔ ظاہر ہے کہ اس قدر کم تعداد سارے ہندوستان کی ضروریات کے لئے مکتفی نہیں ہوسکتی۔ جو سرکاری شفاخانے ہیں۔ وہ بوجہ شہروں میں ہونے کے بہت گراں ہیں۔ وہاں دیہاتی عورتوں کو جانے کی کوئی خواہش پیدا نہیں ہوتی۔ پھر ناواقفی اور جہالت بھی اُن کو وہاں جانے سے روکتی ہے۔ اکثر عورتوں کو علم ہی نہیں۔ کہ شہروں میں کوئی زنانہ ہسپتال ہیں۔ جہاں بیماریوں کا علاج ہوتا ہے۔

اِس کے علاوہ ہندوستانی نرسیں دستیاب نہیں ہوتیں۔ شریف گھرانوں کی عورتیں کسی پیشہ کو نوکری کی خاطر سیکھنا ہی نہیں چاہتیں۔ صرف عیسائی اور ہندو لڑکیاں زیادہ تر نرسنگ میں تعلیم پا رہی ہیں۔ اور وہ بھی کامیابی کے بعد شہری ہسپتالوں میں ملازمت حاصل کر لیتی ہیں۔ کوئی نرس ایسی نہیں ہے۔ جو دیہاتوں میں جا کر آباد ہو جائے۔ اور وہاں مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچائے ؛

ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ دیہاتوں میں تعلیم پھیلائی جائے۔ اور وہاں کی عورتوں کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ دایہ گری وغیرہ کا علم سیکھیں۔ اور واپس آ کر اپنے دیہاتوں میں یہ کام شروع کریں۔ تاکہ اُن کی آمدنی میں بھی اضافہ ہو اور مخلوقِ خدا کو بھی فائدہ پہنچے ؛

خصوصاً احمدی خواتین کیلئے اس باب میں بہت ترقی کا میدان ہے۔ اگر وہ بجائے ایف، اے۔ بی، اے کرنے کے دایہ گری کا کام کریں۔ تو یہ ذریعۂ تبلیغ بھی بن سکتا ہے ؛

(باقی پھر)

(عبد الرحیم شبلی بی، کام)

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔ کہ وہ مصباح کی توسیع اشاعت کیلئے پوری پوری کوشش فرماوے ؛

درس القرآن

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ تعالیٰ

(سُورۃ المدثر۔ رکوع ۱ بقیہ)

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۙ جب بگل بجایا جائے گا۔

نُقِر۔ کریدنا۔ جس طرح کوئی سلائی لیکر مٹی کو کریدیں۔ اِس طرح پتھروں کو بھی کریدتے ہیں اور ناقور۔ وہ باجا جو سینگ کو کرید کر بنایا جائے۔

ناقُور۔ یہ مُراد نہیں کہ واقعی کوئی بگل ہوگا۔ جس کو بجایا جائے گا۔ اِس سے مُراد یہ ہے۔ کہ لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔ فطرت انسانی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک آواز آئے گی۔ اور وہ سب کے سب فوراً ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں گے ؛

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝

يَوْمَئِذٍ سے مراد دن ہے۔ يَوْمٌ عَسِيْرٌ۔ دُوسرے یوم سے ...... مراد وقت ہے۔ عسیر۔ بھاری مشکل تکلیف دہ۔ یسیر کے مقابلہ پر عسیر یسیر کے معنے آسان۔ کفار کے لئے اس دن وہ وقت بڑا تکلیف دہ ہوگا ؛

ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۙ

ذَرْنِیْ - یہاں سے پتہ لگتا ہے - کہ نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ سے مُراد قیامت نہیں - کیونکہ قیامت سے رسول کریمؐ کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ دنیاوی عذاب مُراد ہیں -

وَحِیْدًا - اکیلا - ذَرْنِیْ کیساتھ حال ہے یعنی چھوڑ دے مجھے اور اس کو جس کو میں نے پیدا کیا ہے وَحِیْدًا اکیلا - خَلَقْتُ میں نے پیدا کیا - وَحِیْدًا کسی طرف لگ سکتا ہے - تو اس کے معنے ہوئے - کہ چھوڑ دے مجھکو میں نے اکیلے پیدا کیا ہے میرا کوئی مددگار نہیں ؛

تیسرے معنے یہ کہ یہ مَنْ کی صفت ہے -

اسمائے موصول کی طرف ایک ضمیر ہوتی ہے - اور وہ یہاں پر محذوف ہے - چھوڑ دے مجھے اور اسے جسے میں نے پیدا کیا - اس حالت میں کہ وہ اکیلا تھا - یہاں مخلوق وحید ہے - یعنی جب انسان پیدا ہوتا ہے - تو وہ اکیلا ہوتا ہے - اس کے معنے اعلیٰ درجہ کے بھی ہیں - یعنی میں نے اسے لاثانی پیدا کیا ہے -

وَجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝
وَّبَنِیْنَ شُهُوْدًا ۝

مَالًا مَّمْدُوْدًا - نہ ختم ہونیوالا مال - بہت مال - بہت مال دیا - متواتر ترقی ملتی رہی کبھی تنگی کے دن نہ آنے دیئے - صرف مال ہی نہیں بلکہ اس کو اولاد بھی دی -

شُهُوْدًا شَاهِدًا کی جمع ہے - بیٹے جو ہر وقت اس کے پاس رہا حاضر رہتے تھے - یعنی اتنا رزق تھا کہ وہ ہر وقت ان کو اپنے پاس رکھتا تھا - اگر والدین غریب ہوں تو ان کی اولاد الگ ہو جاتی ہے - اور مالدار لوگوں کی اولاد ہمیشہ ان کے پاس رہتی ہے - (۲) فرمانبردار بیٹے تھے - خدمت کرنیوالے اگر اولاد فرمانبردار نہ ہو، تو بھی الگ ہو جاتی ہے - (۳) معزّز تھے - یعنی جس مجلس میں باپ جاتا تھا - اس مجلس میں بیٹے بھی - باپ بیٹوں کا ذکر ہر مجلس میں اکٹھا ہوتا تھا -

وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝

میں نے اس کے لئے بچھایا اچھی طرح -

مَهَّدَ - مسند بچھانا - عزّت دینا - اسکے معنے ہوئے اس کو قوم میں عزّت دی -

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝ باوجود ان تمام باتوں کے پھر بھی وہ طمع رکھتا ہے - کہ میں اسکو اور بھی زیادہ دوں -

اَزِيْدَ - زیادہ دوں -

كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا، وُہ ہمارے نشانوں کا دشمن تھا - کیا وہ ہمارے رسُول کی مخالفت کر کے عزّت چاہتا ہے، ایسا نہیں ہو سکتا -

كَلَّا ایسا نہیں ہو سکتا - ہرگز نہیں -

عَنِيْدًا - دشمن -

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝ میں اُن کے اُوپر ڈال دوں گا بڑھنے والا عذاب -

اُرْهِق - چمٹا دینا - انڈیل دینا - اُوپر ڈالدینا -
صَعُوْدًا - چڑھنا - چڑھنے والی چیز - ایسا عذاب جو بڑھتا چلا جائے -

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۙ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ ثُمَّ نَظَرَ ۙ ہم نے اُس کو عقل دی تھی سوچنے کے لئے - اور یقیناً اُس نے سوچا اور غور کر کے فیصلہ کیا اپنے دل میں - غور کیا کہ میں اس کو مانوں یا نہ مانوں - اور نتیجہ کیا نکلا کہ یہ رسول ہے تو سچا مگر اس کے ماننے سے لیڈری جاتی رہے گی -

قتل - جب بددُعا کے لئے عربی زبان میں کوئی لفظ آتا ہے - تو وہ مجہول کے صیغہ میں آتا ہے - قتل ماضی مجہول ہے - تو اس کے معنے ہوں گے - خدا اس کو ہلاک کرے - کہ کیا بُرا اندازہ اس نے کیا -

نَظَرَ - تاڑا - پھر اس نے ساری حقیقت کو تاڑا -

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۙ

عَبَسَ - تیوری چڑھانا -

بَسَرَ - دانت چڑانا - منہ بنانا - ایسا منہ بنانا کہ جس کے بعد انسان غصہ کی باتیں کرے - یعنی تکبر کرنا - کہ میں اتنا بڑا آدمی ہو کر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مانوں - پھر اُس نے تیوری چڑھائی اور تکبر کیا - پھر اُس نے پیٹھ پھیر لی ؛

115

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؕ پھر کہا یہ نہیں مگر جھوٹ ہے - سِحْرٌ - جھوٹ - ملمع سازی کی باتیں - یُؤْثَر - وہ باتیں جو دوسروں سے نقل کی جاتی ہیں - اعتبار کی ہوئیں نقل کی ہوئیں یہ تو نہیں ہیں مگر بندے کی باتیں - مثلاً اثرت الحدیث - میں نے بات نقل کی ؛

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۙ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ؕ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۙ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۚ میں اس کو ڈالوں گا سقر میں -

سقر - دوزخ - شعلہ والی آگ - تجھے معلوم بھی ہے - کہ سقر کیا ہے - نہ وہ باقی رکھتی ہے - نہ فنا کر دیتی ہے - اور پھر فنا کے بعد بھی نہیں چھوڑتی - جس طرح غالب کا شعر ہے ؎

"درد کا حد سے گذرنا ہے، دوا ہو جانا"

پھر انسان کو حس ملجاتی ہے، نہ موت کی حالت ہوتی ہے نہ زندگی کی - وہ عذاب ایسا ہے کہ مار کر تباہ کر دیتا ہے - پھر وہ انسان کو فنا بھی نہیں کرتا -

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ -

بَشَر - چہرے یا سر کی کھال -

لاح - بدل دینا جھلس دینا -

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ - وہ آگ چہرے کی کھال کو جھلس کر بالکل بدل دیگی ؛

۱۹ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ؕ اسپرانیس

ہوں گے۔ اِس کے متعلق لوگوں کا اختلاف ہے کہ یہ اُنیس ۱۹ کیا ہیں۔ یہ درحقیقت اُنیس ۱۹ حواس ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان دُنیا میں رہتا، اور کام کرتا ہے۔ جن سے دُنیا میں آرام و دُکھ محسُوس کرتا ہے (۱) دیکھنا۔ (۲) سُننا۔ (۳) چھُونا۔ (۴) چکھنا۔ (۵) سونگھنا (۶) چلنا۔ (۷) حِس سردی حِس گرمی۔ (۸) اندازے کی حِس، یہ اندازے کی حِس وقت کے متعلق بھی ہوتی ہے۔ (۹) اور چیز کے متعلق یعنی ہر چیز کو اُٹھانے کے لئے مختلف طاقتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ باطنی حواس نو ۹ ہوئے اور اسی طرح نو ۹ روحانی۔ رُوحانی آنکھیں۔ رُوحانی کان۔ رُوحانی چکھنا وغیرہ۔ یہ اٹھارہ ہوگئے۔ اور اُنیسویں ۱۹ قوّت۔ قُوّت ارادی ہوتی ہے۔ جس کے ماتحت یہ سب چلتی ہیں۔ اور وہ ان سب پر قدرت رکھتی ہے۔ ہر حِس کے مقابل پر ان کیلئے عذاب ہوگا۔

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ص وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ط

اَصْحٰبَ النَّار۔ یہاں پر دوزخی مُراد نہیں۔ بلکہ دوزخ کے داروغے یعنی فرشتے ملائکہ ان اُنیس ۱۹ حِسّوں کے نگران ہوں گے۔ ان عذابوں کے نگران فرشتے ہوں گے۔ اور یہ جو گنتی بتائی ہے۔ یہ انسان کے پاک کرنے کے لئے ہے۔

فِتْنَةً۔ پاک کرنا۔ صاف کرنا۔ عذاب مراد نہیں فتنت الذھب۔ سونے کی کٹھالی میں ڈالکر صاف کیا۔ اُنیس ۱۹ حِسّوں کے مقابلہ میں اُنیس ۱۹ صاف کرنے کے ذرائع ہوں گے۔ یہ کیوں ہمنے اِس طرح کیا؟ اِسلئے کہ اہل کتاب کو بھی اِس کا علم ہو جائے۔ کہ اُنیس ۱۹ قِسم کے عذاب ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی کتابوں میں بھی پیشگوئی تھی۔ کہ اُنیس ۱۹ قسم کے عذاب ہونگے۔ یا پھر اہل کتاب کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا کیا عذاب بتلائے ہیں۔

مومن لوگ ایمان میں ترقی کریں گے۔ اور شک میں نہ پڑیں گے۔ لَا یَرْتَاب۔ شک میں نہ پڑیں گے۔ اہل کتاب اور دوسرے لوگوں کے شکوک دُور کرنے کے لئے ہم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ تاکہ اسکے پڑھنے سے ان کو اس بات کا علم ہو جائے۔ کہ اُنیس ۱۹ قِسم کے عذاب ہوں گے۔

وَلِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ۔ نتیجہ یہ ہوگا، تاکہ ایسا ہو۔ یہاں پر لامِ عاقبت ہے۔ یعنی اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کافر لوگ اور وہ لوگ جن کے دِلمیں بیماری ہے۔ کہیں گے کہ اِس سے اللہ تعالیٰ کا کیا مطلب تھا۔

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۔ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اِس سے یہ مطلب نہیں کہ اندھا دھند۔ بلکہ اِس سے مُراد جس کو گمراہی کے لائق دیکھتا ہے۔ اور جس کو ہدایت کے لائق ؛

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ط وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ؕ اِسمیں رُوحانی ترقیوں کا ذکر کیا ہے۔ کفّار کی ترقیات کے لئے اُنیس ۱۹ باتیں رکھی ہیں، باقی مومن کے لئے اِس سے بھی زیادہ سامان مہیا کئے ہیں جسکو خُدا تعالےٰ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور یہ باتیں بندے کی نصیحت اور جوش پیدا کرنے کے لئے آئی ہیں ؛

فاضل محقق پروفیسر باسورتھ اسمتھ اپنی مشہور تصنیف "محمد اینڈ محمڈن" میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر یہ پُوچھا جائے کہ افریقہ بلکہ کل دُنیا کو مسیحی مذہب نے زیادہ فائدہ پہنچایا یا اِسلام نے، تو جواب میں کہنا پڑیگا کہ اسلام نے! محمد صلعم کو اگر کہیں قریش ہجرت سے قبل قتل کر ڈالتے، تو مشرق و مغرب دونوں میں گمراہی پھیل جاتی۔ اگر آپ مبعوث نہ ہوتے۔ تو انسان گمراہی کے اندھیرے میں بھٹکتے پھرتے۔ جب ہم محمد صلعم کے جملہ صفات اور تمام کارناموں پر انصاف کیساتھ نظر ڈالتے ہیں تو اُن کی صداقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے، اور آپ دنیا کے تمام رہبروں میں سب سے برتر ثابت ہوتے ہیں ؛

مختلف باتیں

یہ مراسلت دیر سے آئی ہوئی تھی۔ اس کا آخری حصہ شائع کیا جاتا ہے۔

میاں محمد احمد خان کی شادی۔

نواب مبارکہ بیگم کے صاحبزادے میاں محمد احمد خان صاحب خلف نواب محمد علی خان صاحب کی شادی امۃ الحمید بیگم صاحبہ دختر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے ہوئی۔ نواب محمد علی خان موجودہ نواب مالیر کوٹلہ کے ماموں ہیں۔ یہ تقریب مومنانہ سادگی سے ہُوئی۔ حضرت نواب صاحب کو رسومات سے خطرناک نفرت ہے۔ اُنہوں نے خاص خیال رکھا کہ رسومات کی قسم کی کوئی بات نہ ہو۔ برات میں دُولھا کے ابّا جان، بھائی اور بھتیجے تھے۔ دعوت ولیمہ میں جہاں اُمراء کا طبقہ تھا وہاں ساتھ ہی غرباء بھی مدعو تھے۔ بلکہ غریب زیادہ تھے۔ بعد میں غیر مسلموں کو بھی دعوت دی گئی۔ دعوت میں تحریک جدید کی رُوح پر عمل کیا گیا ؛

حضرت امیر المومنین کا نمونہ

آجکل ہر طرف تحریکیں چل رہی ہیں، کہ ہندوستانی دیہات کی حالت بہت خراب ہے۔ لوگ حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل نہیں

کرتے۔ ہزاروں سکیمیں بنائی جاتی ہیں۔ مگر کوئی اللہ کا بندہ یہ نہیں کرتا۔ کہ خود گاؤں میں جائے اور ہاتھ سے کام کر کے گاؤں کے جاہل لوگوں کو عملی نمونہ دکھائے۔ خدا نے ہمیں ایسا امام دیا ہے۔ جو خالی باتیں نہیں کرتا۔ حضور اپنے محبین کو ساتھ لیکر قادیان کے اڈے خانہ کے قریب جوہڑ پر چلے گئے۔ جس جگہ سے مٹی لانی تھی وہاں تک مخلصین کی ایک قطار بنا دی۔ کچھ لوگ مٹی کھود کر ٹوکریوں میں بھرتے جاتے۔ دست بدست مٹی سے بھری ہوئی ٹوکری آن کی آن میں جوہڑ تک پہنچ جاتی۔ حضرت امیر المومنین ٹوکری اُٹھاتے اور ڈھاب میں پھینک دیتے۔ ٹوکری آنے میں ذرا دیر ہوتی، تو حضور کہتے۔ ٹوکری جلدی بھیجو۔ جو ذرا سُست ہو گیا تھا، وہ بھی چُست ہو جاتا۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد پھر تو اکثر کے منہ سے یہی آواز نکلنے لگی کہ ٹوکری جلدی بھیجو۔ کام کی رفتار بہت تیز ہو گئی بچے بوڑھے سبھی کام میں لگے ہوئے تھے۔ عصر سے شام تک کام ہوتا رہا۔ سیدہ امۃ الحی مرحومہ کا بچہ خلیل احمد بہت محنت سے کام کر رہا تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؐ اور خاندان نبوت کے دیگر بچے سبھی کام میں مشغول تھے۔

مٹی ڈالنے کا کام ہر ہفتہ ہوتا ہے۔

حضرت امیر المومنین نے فرمایا ہے۔ کہ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالو۔ گھروں کا کام کاج خود کرو۔ مغربی تہذیب کے گندے اثر نے ہمیں نوکروں کا غلام بنا دیا ہے۔ نوکر نہ ہو تو ہم سے کام نہیں ہوتا ہے۔ جب ہمارے آنحضرت صلعم اپنے ہاتھ سے کام کیا کرتے تھے، تو ہم کون ہیں کہ اسے عار سمجھیں۔ آنحضرتؐ صحابہ کیساتھ خندقیں اپنے ہاتھ سے کھودا کرتے تھے۔

پُرانے زمانہ کی عورتیں اپنے ہاتھ سے چکّی پیسا کرتی تھیں۔ چرخہ کاتتی تھیں۔ اس وجہ سے اُن کی صحتیں بھی اچھی رہتی تھیں۔ میری والدہ صاحبہ سارا گھر کا کام اپنے ہاتھ سے کرتی ہیں۔ ان کی عمر ۶۵ سال ہونے کو آئی۔ مگر صحت ماشاء اللہ نہایت اچھی ہے۔ چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب کی والدہ صاحبہ کئی بار اپنے ہاتھ سے پانی بھر لاتی ہیں۔

آجکل تو ہماری عورتیں اکثر وقت گپوں میں گنواتی ہیں۔ کسی کا کوئی عیب پتہ لگ گیا تو اس کو شہرت دینا شروع کر دی۔ برقعہ اُٹھایا اور گھر گھر پھرنا شروع کر دیا۔ گھروں میں پھرنے کی بجائے اگر وہ کھلی ہوا میں سیر کیا کریں تو کیسا اچھا ہو۔ دائمی قبض، سردرد اور ہسٹیریا یہ ہماری عورتوں کی خاص امراض ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ ہم محنت و مشقت کے عادی نہیں۔ جسم نازک ہو گئے ہیں۔ ورزش کرنا صحت کے لئے ضروری ہے، اس کا تو کسی کو پتہ ہی نہیں۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کو چاہیئے۔ کہ ایک پروگرام

تیار کرے۔ اور اجتماعی طور پر کام کرنے کیلئے کوئی سکیم بنائے۔ تاکہ احمدی عورتیں بھی اس معاملہ میں حضرت امیر المومنین کے حکم پر لبیک کہنے میں کسی سے پیچھے نہ رہیں ؛

امۃ الحی لائبریری

احمدیوں میں تعلیم بہت کثرت سے ہے۔ خصوصاً عورتوں میں تعلیم کا چرچا زیادہ ہے۔ اس دفعہ لڑکیوں کا نتیجہ انٹرنس لڑکوں سے بہتر ہے۔ اکثر خواتین نے اچھے نمبر حاصل کئے ہیں۔ قادیان جسکی آبادی صرف بارہ ہزار ہے۔ اسمیں ایک گرل ہائی سکول موجود ہے۔ ایک پرائیویٹ کالج ہے ؛

سُنا ہے عنقریب لجنہ اماء اللہ امۃ الحیؓ لائبریری کے لئے ایک خوبصورت عمارت بنانا چاہتی ہے اسے صرف عورتیں اپنے چندہ سے بنائیں گی۔ امۃ الحیؓ مرحومہ کو کتابوں سے بہت محبت تھی اُن کی اس سے بہتر اور کوئی یادگار نہیں ہو سکتی ؛

استنبول کی پولیس کی افسر اعلیٰ ایک ترک خاتون ہے۔ دنیا میں یہ پہلی عورت ہے۔ جو اتنے بڑے عہدے پر فائز ہے ؛

ٹوکیو (جاپان) میں ایک شخص جو کپڑے کی فرم کا مالک ہے۔ اس کوشش میں ہے۔ کہ شیشے کی قمیصیں اور پاجامے ایجاد کرے۔ جو ریشم کیطرح نرم اور سوتی کپڑے کیطرح مضبوط اور سستے ہوں ؛

پولینڈ کے ایک سائینسدان نے ایک ایسی پوشاک ایجاد کی ہے۔ جس کی مدد سے ہر انسان ہوا میں اُڑ سکتا ہے۔ اور جب یا جہاں چاہے اُتر سکتا ہے۔ یہ پوشاک عنقریب تمام دُنیا میں استعمال ہونا شروع ہو جائے گی ؛

انصاف کی قیمت

بیٹی کا سہاگ

نویں صدی ہجری کا آغاز ہے۔ اور گجرات کے تخت پر سلطان احمد شاہ دادِ حکمرانی دے رہا ہے سُلطان احمدؒ کی ایک بیٹی تھی۔ جسے وہ جان سے زیادہ عزیز سمجھتا تھا۔ اُسکی شادی اُس نے اپنے بھتیجے سے کردی تھی۔ اور بیٹی اور داماد کی غیر معمولی طور پر خاطر داری کرتا تھا۔ ایک دن بادشاہ کا داماد شکار کھیلنے کے لئے گیا۔ جنگل میں ایک ہرن ملا۔ اُس کے پیچھے گھوڑا ڈال دیا۔ ہرن تو مار لیا۔ لیکن ملازموں کا ساتھ چھوٹ گیا۔ سامنے سے ایک کسان آرہا تھا۔ نوجوان شہزادہ نے اُسے حکم دیا کہ وہ ہرن کو اُٹھاکر شاہی کیمپ تک پہنچاوے۔ اس نے صاف کہہ دیا کہ میں اس وقت ایک ضروری کام کے لئے جارہا ہوں اور تمہارے ساتھ نہیں چل سکتا ؛

شہزادہ کو غصہ آیا۔ اُس نے کسان کے ایک لات ماری۔ لات کسی نازک اندام پر لگی۔ اور وہ ذرا دیر میں تڑپ کر سرد ہو گیا ؛

کسان کے عزیزوں کو معلوم ہوا کہ قاتل بادشاہِ گجرات کا داماد اور بھتیجا ہے۔ اُنہوں نے دربارِ شاہی میں فریاد کی۔ عدالت سے شہزادے

کے نام حاضری کا حکم صادر ہوا۔ تاریخ معینہ پر احاطہ عدالت میں لوگوں کا ہجوم تھا۔ مقتول کے ورثا بھی حاضر تھے۔ اور قاتل شہزادہ بھی ؛

قاضی نے فیصلہ صادر کر دیا۔ کہ شہزادہ مجرم اور غریب کسان کو ہلاک کرنے کی پاداش میں سزائے موت کا مستحق ہے۔ ورثاء نے آگے بڑھ کر عرض کیا ہماری دادرسی ہو گئی۔ عہد اسلامی کا نظارہ اپنی آنکھ سے دیکھ لیا۔ ہم شہزادہ کی جان لینا نہیں چاہتے۔ شریعت میں قصاص کی دوسری صورت خون بہا ہے۔ لہذا ہمیں اپنے عزیز کے خون کے بدلے شہزادہ سے روپیہ دلا دیا جائے!!

قاضی نے جواب دیا کہ اگر تم کسی جبر و اکراہ کے بغیر شہزادہ سے خون بہا لیکر دعویٰ قصاص سے دستبردار ہونا چاہتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ رقم کا تعین کر لو ؛

غریب کسانوں نے اپنے عزیز کے خون کی دو سو اشرفیاں طلب کیں۔ شہزادہ نے پانچسو اشرفیاں دینا منظور کیا۔ قاضی شہر نے مقدمہ کی کارروائی آخری فیصلہ کے لئے سلطان احمد شاہ کے پاس بھیجدی۔ اور لکھدیا کہ شہزادہ کا جرم ثابت ہے۔ اور اسپر از روئے شریعت حکم قصاص جاری ہونا چاہیئے۔ لیکن مقتول کے ورثاء دو سو اشرفیاں بطور خون بہا لینے پر آمادہ ہیں۔ اور شہزادہ پانچسو اشرفیاں دے رہا ہے۔ لہذا میری رائے میں مقتول کے ورثاء کو خونبہا دلا کر شہزادہ کی جان بخشی کیجا سکتی ہے ؛

شاہِ گجرات کے پاس یہ کاغذات پہنچے محل میں قیامت برپا تھی۔ شہزادی نے اپنے باپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہا لیکن بادشاہ نے یہ کہکر اُسے آنے سے منع کر دیا کہ کہیں بیٹی کی صورت دیکھ کر میرے قدم جادۂ انصاف سے متزلزل نہ ہو جائیں۔ بادشاہ نے مقدمہ کی کارروائی پڑھی۔ پیشانی پر بل پڑ گئے اسی وقت قاضی کو طلب کیا اور اس سے ناراض ہو کر کہا کہ تم عہدہ قضاء کے لائق نہیں ہو۔

قاضی ہیبت شاہی سے تھر تھر کانپنے لگا۔ سمجھا کہ بادشاہ کو اپنے عزیز ترین بھتیجے اور داماد کے خلاف میرا فیصلہ ناگوار گذرا ہے۔ بولا "جہان پناہ کا عدل مشہور ہے۔ مجھے یقین تھا کہ اگر میں عدل نہیں کرونگا۔ تو خدام بارگاہ کی تلوار میرا سر قلم کر دے گی"

بادشاہ نے کہا "تم نے ہرگز عدل سے کام نہیں لیا"

قاضی نے عرض کیا "ظل اللہ شہزادہ کا جرم ثابت تھا۔ انہوں نے خود اقبال کر لیا تھا۔ میں حکم قصاص جاری کرنے پر مجبور تھا۔ لیکن از روئے شریعت شہزادہ مقتول کے وارثوں کو خون بہا دیکر اپنی جان بچا سکتا ہے"

سلطان احمد شاہ نے جھنجھلا کر کہا۔ یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ کہ تم نے عدل سے کام نہیں لیا

ہے۔ بلکہ شہزادے کی رعایت مدنظر رکھی ہے۔

"حضور شریعت میں خون بہا جائز ہے"۔

"ہاں ہاں مجھے معلوم ہے۔ لیکن تم نے اس پر بھی غور کیا۔ کہ اس سے اُمراء کی کس قدر حوصلہ افزائی ہوگی۔ اور میری غریب رعایا کی زندگی کس قدر خطرہ میں پڑ جائے گی۔ ہر دولتمند کسی غریب بندہ خدا کو ذرا ذرا سی بات پر قتل کر دے گا۔ اور اس کے وارثوں کو روپیہ دے کر قصاص سے بچ جایا کرے گا۔ مجھے اپنی غریب رعایا کے لاکھوں افراد کی جانیں ایک بھتیجے کی جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ لہذا میں خون بہا کی تجویز منظور نہیں کرتا۔ شہزادہ کو ایک غریب کسان کے قتل کی پاداش میں آج اور اسی وقت سزائے موت دی جائیگی۔ اور دولتمند لوگوں کی عبرت کے لئے اس کی لاش دو دن تک وسط شہر میں لٹکائی جائیگی"۔

قاضی رخصت ہوا۔ سپاہی شہزادہ کو زنجیروں میں جکڑ کر قتلگاہ کیطرف لے چلے۔ حکم شاہی سے محل میں قیامت برپا ہوگئی۔ بادشاہ کی اکلوتی بیٹی پردے سے باہر نکل پڑی۔ اور سلطان احمد کے قدموں پر سر رکھ کر بولی۔

"ابا جان میرا سہاگ"۔ بادشاہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے لیکن انصاف انصاف تھا بیٹی کو کلیجے سو لگا کر بولا۔ "بیٹی تیرا سہاگ میری رعایا کے خون کی ادنیٰ قیمت ہے"۔

مٹی بطور علاج

علاج کے لیئے جو مٹی لی جائے وہ بہت چکنی نہ ہونی چاہیئے۔ جس مٹی کو ہم لوگ دومس مٹی کہتے ہیں۔ جس میں کچھ بالو یا ریت کا جز ملا ہؤا ہوتا ہے۔ وہی مٹی دوا کے کام میں استعمال ہوتی ہے۔ مٹی صاف جگہ سے جس جگہ پر آفتاب کی شعاعیں پڑتی ہیں۔ جہاں ہوا کی کافی طور پر آمدورفت ہو، لی جائے۔ ایک مرتبہ استعمال میں لائی ہوئی مٹی کو دوبارہ کام میں نہ لانا چاہیئے۔

امراض جلد پر مٹی بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مٹی میں سائیشیا نام والی کیمیاوی اشیاء شامل ہیں جو ہومیوپیتھی اور بایو کیمسٹر کے ڈاکٹر چمڑے کے امراض پر اس دوا کا استعمال کرتے ہیں۔ بایو کیمسٹ تو اس مٹی کو اس کی پٹی بھی چڑھانے کو دیتے ہیں۔ اِس دوا سے پھوڑے، پھنسیاں، خارش، کھجلی، زخم، ناسور، زہرباد وغیرہ اچھے ہوجاتے ہیں۔ مٹی کو بطور دوا کے استعمال کرنے میں مٹی کو پانی میں گھول کر مثل لئی کے بنا لیتے ہیں۔ اور اُسے اُس جگہ پر گاڑھا لیپ کر دیتے ہیں، جہاں پر چمڑے کی بیماری ہوتی ہے۔ مٹی خشک ہونے پر اُسے صاف کر دیتے ہیں۔ اور پھر دوسرا لیپ چڑھا دیتے ہیں۔ دن بھر میں اس طرح

چار پانچ مرتبہ کرنے سے تین چار یوم میں خارش کھجلی داد وغیرہ۔ اور بدن کا چھپانا دور ہو جاتا ہے۔ پھوڑا پھنسی کے پکانے اور بٹھانے کے لئے بھی مٹی کا استعمال کرتے ہیں۔

جسم میں کہیں بھی پھوڑا ہو گیا ہو۔ اس میں جلن، ٹپک، درد، گرمی ہو۔ تو اس پر مٹی کی پٹی آدھ آدھ گھنٹہ بعد چڑھاتے ہیں۔ اور یہ تمام باتیں دُور ہو جائیں گی۔ ابتداً پھوڑے پر مٹی کی پٹی چڑھانے سے وہ بیٹھ جاتا ہے ؂

مٹی میں زہر دُور کرنے کی عجیب خصوصیت ہے۔ بذریعہ امتحان دیکھا گیا ہے۔ کہ ہڈا، بِلّی، شہد کی مکھی وغیرہ کی ڈنگ ماری ہوئی جگہ پر مٹی کا لیپ فوراً فائدہ پہنچاتا ہے۔ بچھو جس جگہ پر ڈنگ مارے اس جگہ پر مٹی کی گاڑھی پلٹس چڑھا کر کپڑے سے باندھ دینا چاہیئے۔ اس سے کہتے ہیں کہ فوراً آرام ہو جاتا ہے ؂

ایک صاحب نے ایک دفعہ سانپ کے کاٹے ہوئے آدمی کو جسکو لوگ مُردہ تصور کرتے ہیں مٹی میں گاڑ کر اچھا کیا تھا۔ پاگل کُتّے۔ گیدڑ وغیرہ کے کاٹنے پر کٹی ہوئی جگہ پر گیلی مٹی کی پٹی چڑھا دینے پر زہر تمام بدن میں نہیں پھیلتا ؂

مٹی میں بخار دُور کرنے کی بھی طاقت ہے۔ بخار چاہے جس قسم کا ہو۔ سر اور گردن پر مٹی کی پٹی باندھنے سے بخار اور بے چینی دُور ہو جاتی ہے۔ یہاں یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ مٹی جسم پر سوکھنے نہ پائے۔ ایک پٹی کے گرم ہوتے ہی اُسے اُٹھا کر اسکی جگہ پر دوسری پٹی چڑھا دینی چاہیئے۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ بخار کے ساتھ ساتھ پیٹ میں بھی خرابی ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں پیٹ پر بھی مٹی کی پٹی باندھنی پڑے گی۔ سر درد رفع کرنے کے لئے مٹی کی پٹی اکسیر دوا ہے۔ جب آپ سر درد میں مبتلا ہوں۔ مٹی کا لیپ چڑھائیے۔ سر درد فوراً اچھا ہو جائے گا۔

پیٹ کے تقریباً تمام امراض کے لئے مٹی نہایت ہی کارآمد اور مفید دوا ہے۔ اگر پیٹ میں درد ہو۔ تو مٹی کی پلٹس پیٹ پر باندھنے سے درد کم ہو جائے گا۔ جنہیں قبضیت رہتی ہو۔ اُنہیں لازم ہے کہ روزانہ سونے کے وقت مٹی کی پٹی پیٹ پر باندھ کر سو جایا کریں۔ اس طرح کرنے سے تھوڑے ہی دنوں میں وہ ان امراض سے رہا ہو جائینگے۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ پیٹ میں مروڑ یا اینٹھن ہونے پر مٹی کی پلٹس باندھنے سے دو تین دن میں صحت ہو جائے گی۔ آؤں یا پیچش کس قدر خطرناک مرض ہے۔ جس کو وہی شخص سمجھ سکتے ہیں۔ جو اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ مرض بھی مٹی کے استعمال سے اچھا ہو سکتا ہے ؂

کچھ لوگوں کا کہنا ہے۔ کہ مرض بواسیر پر بھی مٹی کا استعمال مفید ہوتا ہے ؂

ایک احمدی بچی
کی
پاکیزہ تمنّائیں

سیّدنا و مرشدنا میرے آقا سلمہ اللہ تعالیٰ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مَیں نے آج ایک روپیہ برائے تبلیغ احمدیت جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ میرا دل یہی چاہتا ہے۔ کہ مَیں اپنی ننھی سی جان کو اُس مولا کے راہ پر جس نے ہمیں مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق دی، قربان کر دوں۔ میرے دِل میں یہ نہایت درجہ تڑپ ہے۔ کہ میرا مرنا اور جینا اسی پاک ذات کے لئے ہو۔ اب گندم کی کٹائی پر مَیں نے سٹّے (بالیں) چُگ چُگ کر روپیہ بنایا ہے۔ اور یہ پیش کرتے ہوئے حضور سے التجا ہے۔ آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ اپنے فضل سے خدمت دین کی توفیق عطا فرماوے اور مجھے دین اور دنیا کی حسنات کے کھیت میں ہوس بہت لگنی تھی۔ اُس کرب و بیقراری کی حالت میں مَیں احمدیت کی روز افزوں ترقی کے لئے اور دُشمنانِ احمدیت کی ہدایت کے لئے بھی دُعائیں کرتی رہی ہوں۔ مجھے قادیان دیکھنے کا بیحد شوق ہے۔ آہ مَیں کب اُس مرسل و مہدی کی تختگاہ کو دیکھوں گی۔ میں کب اپنی آنکھوں کو خلیفہ رسولِ برحق کی زیارت سے منوّر کروں گی۔ مَیں غریب آدمی کی بیٹی ہوں۔ اے کاش مجھے قادیان کا رستہ آتا تو مَیں چلتے چلتے ہی قادیان پہنچتی۔ مَیں بڑی تڑپ کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی درازیٔ عمر کے لئے دُعائیں کرتی رہتی ہوں۔

میرے پیارے آقا برائے خدا میری اِس نہایت ہی حقیر رقم کو منظور فرماویں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں۔ آپ مجھے فرماویں کہ میرے لئے جبکہ میری عمر ۹ سال ہے کونسا جہاد فی سبیل اللہ ہے؟

خادمہ عزیزہ دختر چوہدری غلام علی صاحب نمبردار چک ۳۱۶ع ب ڈاک خانہ ۳۳۳ ضلع لائلپور۔

لجنہ اماء اللہ گجرات کا ماہواری اجلاس

لجنہ ہذا کا ماہواری اجلاس مورخہ ۱۴/۶/۳۶ بوقت صبح بر مکان محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ (استانی برکت بی بی صاحبہ) زیر صدارت محترمہ موصوفہ منعقد ہوا۔ اہلیہ مولوی نور الٰہی صاحب نے تلاوتِ قرآن کریم فرمائی۔ بعد میں تمام حاضرین جلسہ نے مجموعی طور پر درود شریف کا وِرد کیا۔ اور پھر خاکسارہ نے نظم پڑھ کر سُنائی۔ بعد ازیں مکرمہ محترمہ صدر صاحبہ نے "قربانی ہی حقیقی نجات کا ذریعہ ہے" کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اسکے بعد فرمایا کہ چونکہ آجکل مخالفین زیادہ تر حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر اعتراض کرتے

ہیں۔ اسلئے مَیں تمام بہنوں کی خدمت میں تاکیداً عرض کرتی ہوں۔ کہ وہ پہلے اپنی واقفیت کا دائرہ وسیع کریں۔ تا دوسروں کو دندان شکن جواب دیا جا سکے۔

چنانچہ پیشگوئی کی غرض و غایت و اقسام وغیرہ پر بہنوں کی آگاہی کیلئے ایک مدلل اور مؤثر تقریر ایسے انداز سے فرمائی۔ کہ تمام دلائل بہنوں کے ذہن نشین ہو گئے۔ اختتام تقریر پر بعد از دعا جلسہ برخاست ہوا۔

(مکرمہ شریف بیگم اسسٹنٹ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گجرات)

ہندوؤں کا جذبۂ نفرت
اچھوت اقوام سے

۱۴- جون کو اچھوت اقوام کے ایک ممتاز لیڈر مسٹر بی۔ کے۔ دانی رکن ناسک تعلقہ بورڈ اپنی بیوی کیساتھ اپنے کسی عزیز کی شادی میں شریک ہونیکے لئے جا رہے تھے کہ راستے میں انہیں دیہاتیوں کے ایک گروہ نے روک لیا اور مسٹر دانی سے کہا کہ انکی بیوی نے پاؤں میں چپل کیوں پہن رکھے ہیں جبکہ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کی عورتیں بھی چپل پہنتی ہیں۔ ہم برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی اچھوت پاؤں میں جوتی پہنکر ہمارے پاس سے گذرے۔ مجبور ہو کر مسٹر دانی نے پاؤں سے چپل اُتار دی۔ اور دھوپ میں برہنہ پاؤں باقی کا سفر طے کیا۔ ابھی پچھلے دنوں ایک گاؤں کے دیہاتیوں نے محض اس قصور پر ایک اچھوت کو پیٹ ڈالا۔ کہ اُسنے اپنی لڑکی کی شادی کے موقعہ پر حلوہ کیوں پکایا۔ اور صاف کہا کہ جب ہم بھی اپنے گھروں میں حلوہ پکاتے ہیں۔ ہماری اس سے بڑھ کر ہتک اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ہم بھی حلوہ کھائیں اور تم لوگ بھی کھاؤ۔

واقعات و حوادث

(حیدر آباد ۱۵- جون) کل رات ۹ بجے کے بعد موتی محل ٹاکیز میں نہایت تباہ کن آگ لگ گئی۔ اور افراتفری مچگئی۔ لوگ باہر جانے کے لئے اِدھر اُدھر دوڑنے لگے۔ اس بھگدوڑ میں کئی اشخاص سخت زخمی ہو گئے۔ اندازہ لگایا گیا۔ کہ کم از کم بیس ۲۰ اشخاص جن میں زیادہ تر عورتیں اور بچے ہیں جل کر مر گئے۔ ... گیلری میں صرف عورتیں بیٹھی تھیں۔ ناگاہ گیلری میں آگ لگ گئی۔ تمام ہال جل کر راکھ ہو گیا ہے۔

لاہور ۱۷- جون۔ سی۔ آئی۔ ڈی کے سپیشل سٹاف نے پنجاب کے مختلف مقامات سے ایک سَو سے زائد اغوا شدہ کمسن اور بالغ لڑکے اور لڑکیوں کو برآمد کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ۵۵ بردہ فروش بازیگروں کو گرفتار کیا ہے۔ اسی سلسلہ میں برآمد شدہ پانچ بالغ لڑکیوں کو بازیگروں کے پنجہ سے نجات دلا کر سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ لڑکیوں نے عدالت میں بیان دیا۔ کہ ہم کو ہمارے والدین کا پتہ نہیں چلتا۔ ہم یتیم خانہ میں رہنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ انہیں یتیم خانہ میں بھیج دیا گیا۔

جڑانوالہ ۱۵-جون- ایک لڑکی شادی شدہ ہے- جس کی خاوند سے اَن بَن رہتی- ایک نے شام کیوقت اُس عورت کے گھر آکر کہاکہ تمہارے خاوند نے مربعے میں سے کہا ہے کہ مَیں آج رات گھر نہیں آؤں گا تم مجھے روٹی مربعے میں پہنچادو۔ عورت پہلے تو حیران ہوئی کہ کیوں میرا خاوند آج گھر نہیں آئیگا۔ پھر اُسنے خیال کیاکہ اگر مَیں روٹی لیکر نہ گئی۔ تو کچھ تو وہ پہلے ہی مجھ سے ناراض ہے۔ پھر اور بھی ناراض ہو جائیگا۔ اس کی نند نے کہا کہ جاؤ جلدی روٹی لے جاؤ- اور تم خوش قسمت ہو جو تم کو آج تمہارے خاوند نے بلایا ہے- عورت روٹی لے کر گھر سے چلی گئی کہا جاتا ہے- کہ تھوڑی دیر میں عورت کا خاوند گھر آگیا- اُس نے اپنی ہمشیرہ سے دریافت کیاکہ میری عورت کدھر چلی گئی ہے- اُس کی ہمشیرہ نے بتلایا- کہ وہ تو تمہارے لئے تمہارے بُلانے پر کھیت میں روٹیاں لیکر گئی ہے- اُسنے کہا مَیں نے تو نہیں بلایا- ہر چند تلاش کی مگر عورت کا پتہ نہ چلا- کہ کہاں چلی گئی اور کون لے گیا ؛

(لاہور، ۱۷ جون) گذشتہ رات نسبت روڈ کے علاقہ میں ایک کالجیٹ نے ایک نوجوان لڑکی سے چھیڑ خانی کی اور دو لڑکیوں نے نہایت دلیری سے سلیپروں سے اس کی مرمت کی- اس اثناء میں لڑکی کے چند رشتہ دار بھی آگئے- اور کالجیٹ کو بُری طرح سے پیٹا- بہت سے راہگیر موقع پر جمع ہو گئے- آخر کار کالجیٹ نے لڑکی اور اُس کے رشتہ داروں سے اُن کے پاؤں پر گر کر معافی مانگی اور قسم کھائی کہ مَیں آیندہ کے لئے ایسی حرکت نہیں کروں گا ؛

(پٹنہ ۱۷-جون) گذشتہ شب ۶ ڈاؤن کلکتہ پنجاب میل میں ڈاکہ ڈالا گیا- جس کی شکار ایک راجپوت دیوی ہوئی- جو ایک نوکرانی کے ساتھ سفر کر رہی تھی- ڈاکو جو خنجروں سے مسلح تھا- زبردستی اس کمپارٹمنٹ میں داخل ہوا- اور خنجر دکھا کر وہ بکس جس میں نقدی اور زیورات تھے چھین لیا- بیان کیا جاتا ہے- کہ نقدی اور زیورات کی کل مالیت سولہ ہزار روپے ہے- ڈاکو نے بکس چھین لینے کے بعد خود ہی خطرے کی زنجیر کھینچ لی- اور جب گاڑی کھڑی ہو گئی- تو پیشتر اسکے کہ گارڈ اس کمپارٹمنٹ کا پتہ لگاتا- ڈاکو بھاگ گیا ؛

لاہور کالج فارومن کی ایک یورپین لیڈی ہاتھ میں چمڑے کا بیگ پکڑے پیدل ایمپرس روڈ پر سے گذر رہی تھی- کہ اُسکے قریب سے ایک سائیکل سوار گذرا اور اسکے ہاتھ سے بیگ چھین کر بھاگ گیا- دو سائیکل سوار اُسکے تعاقب میں گئے- مگر اس کا کوئی پتہ نہ چلا- پولیس تحقیقات کر رہی ہے ؛

(مدراس ۱۳ جون) معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مادھوپور سے نہر میں ایک مُردہ بھینس تیرتی ہوئی پائی گئی۔ جب وہ علی وال پہنچی۔ تو اس کو باہر نکالا گیا تو اُس کا پیٹ سِیا ہوا تھا۔ جب پیٹ کھولا گیا۔ تو اس میں دو آدمیوں کی لاشیں پائی گئیں۔ جن کے سر کٹے ہوئے تھے۔ اسکے متعلق پولیس تفتیش کر رہی ہے ؛

بخارسٹ ۸ جون۔ شاہ کیرول کی چھٹویں سالگرہ کے موقعہ پر جبکہ ۲۵ ہزار نوجوان لڑکے لڑکیوں کا اجتماع ہوا تھا۔ تو سینکڑوں تماشائی بیہوش ہو کر گر پڑے۔ ۱۴ مر گئے ۴۴ شدید زخمی ہوئے۔ جب بادشاہ کو اسکی خبر ہوئی۔ تو وہ خود مجمع میں پہنچ گئے۔ اور زخمیوں کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ شاہ کیرول کیساتھ پریسیڈنٹ بینس اور شاہزادہ پال بھی تھے ؛

شملہ ۸ جون۔ عورتوں اور بچوں کے اغوا کے انسداد کے سلسلہ میں مارل اور سوشل انجمنوں کو امداد پہنچانے کیلئے ریلوے حکام عورتوں کی پولیس بھرتی کرنیوالے ہیں۔ حکومت مدراس نے طے کر دیا کہ اس سلسلہ میں ایک تنخواہ دار خاتون احاطہ مدراس میں مقرر کی جائے۔ جو عورتوں کو پولیس میں بھرتی کرے۔ چنانچہ مس ڈی جے کمتری کا تقرر منظور کر لیا گیا ؛

ملتان ۲۰ جون۔ آج ملتان جیل میں ایک عورت کو جس نے اپنی لڑکی کو کوئیں میں پھینک کر ہلاک کر دیا تھا۔ پھانسی دی گئی ؛

(سیالکوٹ ۱۹ جون) ایک ہندو عورت سُورج گرہن کے موقعہ پر ایک نالہ پر نہانے گئی۔ اسکی گود میں ایک چھ سالہ لڑکا تھا۔ جو نہاتا ہوا ڈوب گیا۔ بعد میں لاش برآمد کر لی گئی ؛

بیوی پر جرمانہ

حال میں امریکہ کی عدالت میں ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا۔ ایک جج نے جس کا نام ارل اے فری مین ہے۔ ایک عورت کو اس جرم کی بنا پر کہ وہ بے احتیاطی سے موٹر چلانے کی عادی تھی۔ دو پونڈ جرمانہ کر دیا۔ یہ عورت اُسکی بیوی تھی ؛

فاضل جج نے فیصلہ سُناتے وقت کہا۔ "میں تمہارے شوہر کو عرصے سے جانتا ہوں۔ اور مجھے یہ بھی علم ہے کہ وہ اکثر اپنے خاندان کے افراد کو ہدایت کیا کرتا ہے۔ کہ موٹر چلانے میں نہایت محتاط رہا کرو۔ اور ٹریفک کے تمام قوانین کی سختی سے پابندی کیا کرو۔ بنابریں میں تمہیں دو پونڈ جرمانہ کی سزا دیتا ہوں"؛

شوہر کا یہ فیصلہ سُنکر مسز فری مین نے دو پونڈ کی رقم بٹوے سے نکالکر دیدی۔ اسپر جج صاحب نے فرمایا کیوں بی بی! یہ رقم تم نے اپنی جیب سے دی ہے یا شوہر کی جیب سے؟

مسز فری مین نے جواب دیا۔ "شوہر کی جیب سے۔ یعنی جب آپ عدالت سے واپس آئینگے۔ تو یہ رقم آپ کو لوٹانی ہو گی"؛

نتائج امتحانات

امسال قادیان سے مندرجہ ذیل احمدی طالبات ایف۔اے میں کامیاب ہوئیں:۔

(۱) سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ حرم رابعہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ۔

(۲) سیدہ امۃ الودود صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ؛

(۳) محترمہ زینب بی بی صاحبہ بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ؛

نیز صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے بھی ایف۔اے کا امتحان پاس کیا ؛

(۲)

امسال پنجاب یونیورسٹی سے قادیان کی دو احمدی خواتین نے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔(۱) محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت حضرت مولانا شیر علی صاحب۔ (۲) محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت جناب مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ اسکے علاوہ ہمیں یہ معلوم کرکے بھی خوشی ہوئی۔ کہ محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ بنت شیخ نیاز محمد صاحب ہوم انسپکٹر پولیس بھی بہت اچھی اور اعلیٰ نمبروں پر بی۔اے میں کامیاب ہوئیں ؛

اللہ تعالیٰ سب کے لئے یہ تعلیمی ترقی مبارک بنائے ؛

لیڈی گریجویٹ کیلئے وظیفہ

لاہور ۲۰ جون محکمہ اطلاعات پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے۔ حکومت پنجاب سال رواں میں ۲۵۰ روپے ماہوار کا سلور جوبلی وظیفہ کسی ہندوستانی یونیورسٹی کی گریجویٹ عورت کو عطا کریگی۔ یہ وظیفہ مندرجہ ذیل نصاب کے مطالعہ کی غرض سے دیا جائے گا:

گھریلو سائنس اور حفظان صحت ، جسمانی تربیت دستکاری اور حرفت ، طب تعلیم ایک نظریہ اور فن کی روشنی میں ؛

وظیفہ خوار طالبہ کیلئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ یونیورسٹی اور کالج کی فیس۔ گھریلو پڑھائی کی فیس۔ کتابوں کی قیمت۔ بورڈنگ ہوس کا خرچ اور طبی امداد کے معارف اپنی جیب سے ادا کرے۔ وظیفہ کی میعاد نصاب پر مطالعہ کیمطابق دو یا تین سال ہوگی۔ وظیفہ خوار پنجاب کی یا آبادکار ہو۔ اسکے پاس کسی ہندوستانی یونیورسٹی کی ڈگری ہو۔ عمر کے متعلق کوئی شرط نہیں ؛

شہنشاہ جاپان کی ہمشیرہ

یہ لڑکی اپنا جزدان کمر پر باندھ کر ہر روز صبح پیدل چل کر سکول جاتی ہے۔ اور پیدل ہی خود جزدان اٹھائے واپس آتی ہے۔ دوسرے بچوں کی طرح سکول میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتی ہے۔ پنجاب میں (شاید دوسرے صوبوں میں بھی ایسا ہی ہو) سکول خواہ گھر سے چند قدم کے فاصلہ پر کیوں نہ ہو۔ نوکر جزدان اٹھا کر لڑکیوں کو سکول لے جاتے اور واپس لاتے ہیں۔ لیکن یہ شہنشاہ کی بہن پیدل چلنے اور اپنی کتابیں خود اٹھانے میں اپنی کسر شان نہیں سمجھتی ؛

نکاراگوا میں ایک عورت کے ہاں ایک ہی وقت میں سات بچے پیدا ہوئے ہیں۔ ان میں سے ۴ لڑکے اور ۳ لڑکیاں ہیں۔ دو لڑکوں اور ایک لڑکی کی حالت نازک ہے۔ حکام متعلقہ نے ان بچوں کی پیدائش کا ثبوت نکاراگوا کے صدر کو بھیجدیا ہے ؛

وصیتیں

۴۵۷۱ مینکہ عصمت زوجہ چوہدری محمد بخش صاحب قوم رانجھ عمر۴۰ سال ساکن قادیان محلہ دار الفضل ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۴/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور ایکہزار روپیہ اسمیں مہر شامل ہے ؛

گواہ شد: عبد الرحیم پسر حضرت مولوی شیر علی صاحب قادیان ؛ العبد: عصمت بی بی دختر مولوی شیر محمد صاحب بقلم خود ۲۹ ۴/۳۶ ؛ گواہ شد: عطا محمد محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

۴۵۶۶ منکہ امام بی بی بیوہ محمد بخش صاحب قوم شیخ پیشہ مزدوری عمر ۷۴ سال تاریخ بیعت ۳۲ء ساکن بھنڈاں ہمت ڈاکخانہ نورمحل تحصیل پھلور ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۴/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائداد صرف مبلغ یکصد روپیہ نقد ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور مبلغ دس روپے نقد داخل خزانہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؛

گواہ شد:۔ علی بخش سیکرٹری مال انجمن احمدیہ صریحے تحصیل نکودر ۲۲ ۴/۳۶ ؛ العبد: امام بی بی موصیہ کور بھنڈاں ہمت نشان انگوٹھا ۲۲ ۴/۳۶ ؛ گواہ شد: عبد العزیز مولوی فاضل ٹیچر ڈی بی ہائی سکول نکودر ضلع جالندھر بقلم خود ۲۲ ۴/۳۶ ؛

۴۵۶۹ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ سید احتیاج علی صاحب زبیدی قوم سید عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائیشی ساکن شاہجہانپور یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹- اپریل ۱۹۳۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؛

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ میری موجودہ جائیداد بصورت زیور مبلغ بارہ صد روپے، اور حق مہر مبلغ تین ہزار روپے جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ کل مبلغ ۴۲۰۰/- ہے۔ فقط ؛

گواہ شد:۔ احتیاج علی زبیدی خاوند موصیہ شاہجہانپور حال وارد کوہ منصوری ؛ العبد:۔ بقلم خود سیدہ سعیدہ بیگم احمدی ؛ گواہ شد: سید عبد الحی سیکرٹری انجمن احمدیہ کوہ منصوری ؛

۴۵۷۲ منکہ برکت بی بی زوجہ میراں بخش مرحوم قوم گگے زئی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن چک ۲۲۶/ ڈاکخانہ خاص تحصیل سمندری ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۵/۳/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور قیمتی ۱۵۰/- روپیہ جو کہ میرے پاس ہے۔ اس کے علاوہ ۵ روپے بصورت نقدی میرے پاس ہیں۔ اس وقت اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں میرے مرنے کیوقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ میری موجودہ جائیداد مندرجہ محررہ بتفصیل ذیل ہے۔ زیور قیمتی ۱۵۰/- بصورت نقدی -/۵ جو میرے پاس ہی:

گواہ شد:۔ محمد حنیف خاں بقلم خود پسر موصیہ:
گواہ شد:۔ عبدالقادر خاں احمدی بقلم خود اسلامپورہ لائلپور شہر۔ العبد:۔ برکت بی بی نشان انگوٹھا:

۴۵۶۲ منکہ طالعہ بیگم زوجہ ماسٹر حسن محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلو سوہل ڈاکخانہ لویری والہ تحصیل وضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرا دین مہر ۲۰۰ صد روپیہ ہے جو کہ میرے خاوند ماسٹر حسن محمد صاحب کے ذمہ ہے۔ اپنے مہر کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس رقم کی ادائیگی کا ذمہ وار میرا خاوند ماسٹر حسن محمد ہے۔ اس وقت میری کوئی جائیداد سوائے مہر مذکور کے کوئی نہیں ہی۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ وصیت ۱/۳ حصہ مہر مذکور کی طالعہ بیگم کیطرف سے میرے ذمہ ہے حسن محمد بقلم خود

گواہ شد:۔ نواب الدین امیر جماعت احمدیہ کلو سوہل بقلم خود
العبد:۔ طالعہ بیگم زوجہ ماسٹر حسن محمد۔ گواہ شد:۔ حسن محمد بقلم خود:

مصباح کے خریداروں سے

کئی مرتبہ مصباحی بہنوں کو توجہ دلائی جاچکی ہے۔ کہ وہ اپنے مصباح اشاعت بڑھانے میں پوری پوری توجہ دیں۔ کیونکہ اس کا خرچ آمد سے بڑھ رہا ہے۔ پس اپنے اپنے گھروں میں اور اپنے اقربا میں اسکے خریدار مہیا کئے جائیں۔ ہم ہر ممکن سے ممکن رعایت وصولی چندہ کے لئے دینے کو تیار ہیں۔

جن خریداروں نے وی۔ پی واپس کردیئے ہیں وہ مہربانی فرما کر اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر جلد بھجوائیں۔ قادیان کی خواتین مصباح کے معاملہ میں اپنے فرض سے بالکل غافل ہیں:

(مینیجر اخبار مصباح)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶
اخبار مصباح قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

قمیص کا گلا

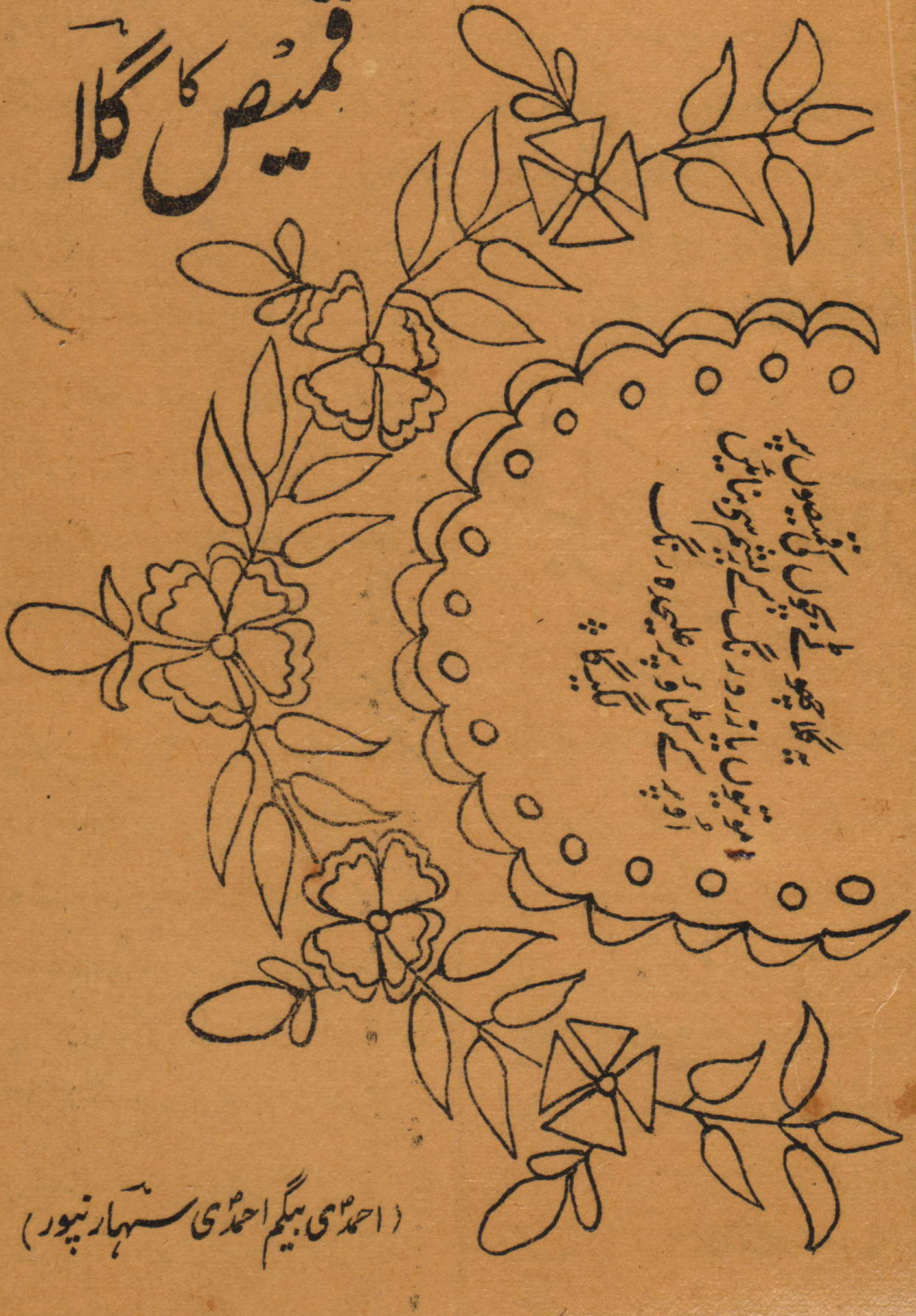

(احمدی بیگم احمدی سہارنپور)

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔